بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

جو حضرات عربی مدارس کی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں اُن کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ سنٹرل وقف کونسل نئی دہلی جس کے چیرمین پہلے پروفیسر ہمایوں کبیر تھے اور اب مرکزی وزیر فخرالدین احمد صاحب ہیں اُس نے ہمایوں کبیر صاحب کی صدارت کے دور میں کم و بیش ایک برس ہوا مدارسِ عربیہ کے لئے ایک جامع اور علومِ قدیمہ وجدیدہ پر مشتمل نصاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جو تعلیم جدید و قدیم کے نامور افاضل و مشاہیر پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی کا ایک جلسہ ہُوا اور اُس نے تین حضرات کی ایک سب کمیٹی بنا دی، اس سب کمیٹی نے چار مہینہ کی مسلسل کوشش اور جدوجہد کے بعد ایک ایسا نصاب تیار کیا جس میں عربی مدارس کے قدیم نصاب کی روح مکمل طور پر محفوظ ہے اور ساتھ ہی اُس میں انگریزی زبان۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ اقتصادیات۔ فلسفہ۔ علم السیاسۃ اور سائنس کے مضامین بھی شامل ہیں، یہ جدید مضامین گھٹتے بڑھتے آگے پیچھے علوم و فنونِ دینیہ و اسلامیہ کے ساتھ اس طرح آخر تک چلے گئے ہیں کہ ایک طالبِ علم سولہ برس کی مدت میں اس نصاب کی جب تکمیل کر لیتا ہے تو ایک طرف اُس میں دونوں قسم کے علوم و فنون میں بصیرت پیدا ہو جاتی ہے اور دوسری جانب کسی ایک علمِ دین میں مثلاً تفسیر، حدیث فقہ یا تاریخ اسلام میں اور یا اس کی متبادل فلسفۂ جدیدہ یا عربی ادب میں وہ تخصص کر لیتا ہے جو ایم۔اے کے برابر ہوتا ہے۔ سب کمیٹی نے اپنا کام ختم کرکے جب اپنی رپورٹ کے ساتھ یہ نصاب کمیٹی کے سامنے پیش کیا تو اسے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اس نصاب کو کمیٹی کے سب ہی ممبروں نے متفقہ طور پر بیحد پسند کیا۔ اور اس پر اپنی مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ کمیٹی کس قسم کے ارکان پر مشتمل تھی؟ اُس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ اُس کے ارکان یہ حضرات تھے: پروفیسر اے۔اے فیضی۔ مسٹر اسد اللہ کاظمی۔ مولانا محمد طیب دیوبند۔ مولانا ابوالعرفان ندوی